سوال

(102) عورت کا فرض نماز پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت گھر میں فرض نماز پڑھا سکتی ہے ؟ اس سلسلہ میں کوئی صریح نص ہو تو اس کا حوالہ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کو اذان یا اقامت کہنے کی اجازت نہیں تاہم وہ جماعت کرا سکتی ہے اور جماعت کراتے وقت وہ عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہو گی اور صرف عورتوں کی جماعت کرائے گی، مرد حضرات اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور آپ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائے۔[1]

ایک روایت میں وضاحت ہے کہ وہ اپنے گھر کی خواتین کو نماز با جماعت پڑھاتی تھیں، مرد حضرات اس میں شامل نہیں ہوتے تھے۔[2]

ایک دوسری روایت میں فرض نماز پڑھانے کی صراحت ہے، چنانچہ الفاظ یہ ہیں: ’’آپ نے انہیں اجازت دی تھی کہ ان کے لیے اذان دی جائے اور وہ اپنے اہل خانہ کی فرض نماز میں امامت کرائیں کیونکہ وہ قرآن کی حافظہ تھیں۔‘‘[3]

ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بھی احادیث میں ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کراتی تھیں، چنانچہ حضرت ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز کی امامت کرائی اور ہمارے درمیان صف میں کھڑی ہوئی تھیں۔[4]

اسی طرح حضرت حجیرہ بنت حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔[5]

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ’’عورت، خواتین کی فرض نماز میں امامت کرا سکتی ہے۔‘‘[6]

ان احادیث و آثار کے پیش نظر عورت فرض نماز کی جماعت کرا سکتی ہے لیکن اُسے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ہو گا۔

1۔ وہ صرف خواتین کی جماعت کرائے، مرد حضرات اس میں شامل نہ ہوں۔

2۔ وہ دیگر خواتین کے ساتھ صف کے درمیان میں کھڑی ہو، ان کے آگے کھڑی نہ ہو۔

3۔ وہ فرض اور نوافل دونوں قسم کی امامت کرا سکتی ہے، فرض نماز پڑھانے کی صراحت درج بالا احادیث میں موجود ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۵۹۶۔

[2] التعلیق المغنی علی الدار قطنی: ص۴۰۴، ج۱۔

[3] صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر۱۶۷۶: ۲، ج۳۔

[4] دار قطنی، ص۴۰۴، ج۱۔

[5] بیہقی، ص۱۳۰، ج۳۔

[6] ابن خزیمہ، الصلوٰۃ، باب نمبر۱۶۸۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:127

محدث فتویٰ